© rasailojaraid.com

کتاب خانۂ ڈیانواں (پٹنہ)

از

(مولانا ابوسلمہ شفیع احمد بہاری استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ)

پٹنہ علمی حیثیت سے بھی صوبہ کا مرکزی مقام اور علم وفضل کا گہوارہ ہے، اس مردم خیز خطہ اور اس کے اطراف ونواحی سے بہت سے اساتذہ وجہابذہ واصحاب فضل وکمال پیدا ہوئے اور پورے ہندوستان کو اپنے علم کی روشنی سے جگمگایا، متاخرین میں مولانا شمس الحق ڈیانوی، علامہ شوق نیموی اور مولانا رفیع الدین شکرانوی کا نام خاص طور پر لیا جا سکتا ہے تینوں ہم عصر تھے اور تینوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق علم وفن کی خدمت کی۔

مولانا ڈیانوی کے مختصر حالات

وطن وپیدائش | ڈیانواں پٹنہ سے کچھ فاصلہ پر جنوب مشرق میں سادات وشیوخ کی قدیم آبادی ہے اس کو مولانا کے مولد ومنشأ ہونے کا فخر حاصل ہے آخر ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ ہجری میں مولانا یہیں پیدا ہوئے

نام | ابوالطیب کنیت، نام محمد، مشہور شمس الحق ابن امیر علی بن حیدر الصدیقی۔

تحصیل علم | ایام طفولیت ہی سے تحصیل علم کا شوق تھا، اسی طلب میں عزا ئر نجد کو چھوڑ کر شد رحال کرکے دہلی پہنچے، اس وقت مولانا سید نذیر حسین صاحب بہاری عرف میاں صاحب کے درس حدیث کا غلغلہ تھا آپ انہی کے درس میں شریک ہو کر اکتساب فیض کرکے آسمان علم پر "شمس" بن کر چمکے اور فخر ہندوستان ہوئے۔

مولانا ڈیانوی اپنے استاذ میاں صاحب کا بہت احترام کرتے اور فرماتے کہ آپ ہی کی توجہ سے میں علم سے آشنا ہوا ایک جگہ اپنی عقیدت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ

"شیخنا العلامۃ السید نذیر حسین الدہلوی الذی لہ علیّ منۃ عظیمۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لا استطیع ان اکافیہا"

شادی و اولاد ۲۲ یا ۲۴ برس کی عمر میں شادی ہوئی اور رجب ۱۲۹۶ھ ہجری میں آپ کے خلف اکبر حکیم مولانا ادریس صاحب پیدا ہوئے جو الحمد للہ اب تک بقید حیات ہیں۔

عقیدہ مولانا عقیدۃً سلفی تھے اور اس میں ان کو بڑا غلو تھا جیسا کہ ان کی تصانیف سے ظاہر ہے۔

مدرسہ اسلامیہ کے ممتحن کی حیثیت سے ایک بار جب بہار شریف تشریف لائے تو حکیم وحید الحق صاحب[1] مرحوم مہتمم مدرسہ اسلامیہ[2] نے سالانہ امتحان کے موقع پر مدعو کیا، مولانا نے بطیب خاطر دعوت قبول فرمائی اور شریک امتحان ہوئے "بہار کا تفرّی" امتحان مشہور تھا، طلبہ سے زیادہ ممتحن تیار ہو کر آتے تھے آپ کے سامنے ابو داؤد کی جماعت حاضر ہوئی، اور جانبین سے اعتراض و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا جب فارغ ہوئے تو اپنے دلی جذبات کو چھپا نہ سکے، انبساط و سرور اور قلبی طمانیت کا اظہار فرمایا غرض مدرسہ کی اعلیٰ تعلیم و طلبہ کی ذہانت و حاضر جوابی نے مولانا کے دل و دماغ پر اچھا اثر ڈالا۔

تصنیفی حال خداوند قدوس نے مولانا کو علم و دولت دونوں سے نوازا تھا اور الحمد للہ کہ دولت و ثروت کا صحیح مصرف لیا۔ علائق دنیا اور اس کی ضروریات سے بے نیاز ہو کر اپنے کاشانے میں بیٹھ کر درس و تعلیم اور تالیف و تصنیف میں پوری زندگی گذار دی جس سے سلف کی یاد تازہ ہو گئی، وقت کے افاضل اور صاحب خبرۃ و بصیرۃ علماء کا اجتماع رہتا جو تالیف و تصنیف میں مولانا کا ہاتھ بٹاتے اور مولانا ان کی ضرورتوں کے کفیل ہوتے۔

---

[1] آپ کو بھی میاں صاحب سے شرف تلمذ حاصل تھا اور خالصاً لوجہ اللہ خدمت مدرسہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا اور سچ یہ ہے کہ اہتمام کا حق ادا کر دیا۔ اب یہ تدین و تہذیب کہاں نصیب! فاغفر لہ وارحمہ [2] اس مدرسہ کا ہندوستان کی قدیم درسگاہوں میں شمار ہے اکناف بہار شریف کے باشندہ ایک عالم با عمل مولانا وحید الحق استھانوی نے اپنے استاد و خسر جناب مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب بہاری کے ۱۳۰۱ھ میں اس مدرسہ کو قائم کیا اور گذشتہ زمانہ میں تعلیمات اسلامی کو پھیلانے میں کار ہائے نمایاں انجام دیا اور یہ مدرسہ اپنے وقت میں صوبہ کے دیوبندی علماء کا گڑھ سمجھا جاتا تھا اس کے پاس ایک کتب خانہ ہے جس میں ہر فن کی قابل قدر کتابوں کا اچھا ذخیرہ ہے افسوس کہ مسلمانوں کی علم دین کی طرف سے بے رغبتی اور منتظمین مدرسہ کی بے کیفی سے اب یہ مدرسہ اپنے آثار قدیمہ کا مدفن بنا ہوا ہے اور اس تحط و گرانی کے دور میں کتابیں کیڑے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا کا تصنیفی ہال" میں نے خود دیکھا ہے ایک بہت بڑا کمرہ" تھا جس کے چاروں طرف دیوار سے لگی ہوئی الماریاں اور اس میں سلیقہ سے ہر فن کی کتابیں سجی ہوئی رہتی ہیں، وسط میں مولانا کی تپائی" اور اس پر ضرورت کی کتابیں پڑی رہتیں گویا ایک چھوٹا سا اکیڈیمی تھا، جس کا مقصد سنتِ سنیہ کا احیاء اور بدعتِ راسیۂ" کا قلع قمع کرنا تھا، اس کمرہ کے شمالی جانب برآمدہ اور چھوٹا سا خانہ باغ جس کے بائیں ایک بہت بڑا تالاب تھا جو موسمِ برشگال میں خاص لطف و بہار دیتا لیکن افسوس

ع آں قدح بشکست وآں ساقی نماند

تصانیف | مولانا کی وسعتِ معلومات، کثرتِ مطالعہ، دقتِ نظر، اور تبحر کا صحیح اندازہ تو آپ کی تصانیف ہی سے کیا جا سکتا ہے جن کی ہر سطر میں اس کی غمازی کر رہی ہیں۔

آپ کی گراں قدر اور بیش بہا تصانیف میں ابو داؤد کی چھوٹی بڑی دو شرحیں غایۃ المقصود اور اور عون المعبود ہیں، اول الذکر بتیس جلدوں میں مکمل ہوئی مگر افسوس کہ زیور طبع سے آراستہ نہ ہوسکی، اس کے علاوہ تعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی کو بھی اہل علم نے وقعت واحترام کی نظر سے دیکھا ہے

ہماری طرف یہ مشہور ہے کہ ابو داؤد کی شرح کا خیال اولاً مولانا رفیع الدین شکرانوی کو ہوا جس کی بھنک مولانا ڈیانوی کو لگی اور اس کی طرف مبادرت کرکے دو شرحوں کی طرح ڈال دی جس کا قلق مولانا شکرانوی کو تاحیات رہا لیکن حق یہ ہے کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ممکن ہے کہ مولانا شکرانوی کو خیال ہوا ہو مگر اس کا کوئی اثر مولانا ڈیانوی نے نہیں لیا، مولانا لطف حسین جو میاں صاحب کے خادم خاص تھے فرماتے ہیں

"کہ میں نے میاں صاحب سے بارہا ایک جماعت کی موجودگی میں کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت محدث الہند شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کے پاس ابو داؤد کا ایک صحیح نسخہ تھا جس کا متعدد صحیح نسخوں سے مقابلہ و معارضہ کرکے پوری کتاب کو محشی کیا جس میں خصوصاً تمام مقاماتِ صعبہ کا حل تھا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کا علماء پر یہ اتنا بڑا احسان تھا جس سے کبھی وہ سبکدوش نہیں ہو سکتے قسمت کی خوبی کہ حضرت شاہ صاحب کا یہ نسخہ حضرت میاں صاحب کے ہاتھ لگا لیکن ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں یہ قیمتی نسخہ ضائع ہوگیا میاں صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے رنج و ملال، غم و حزن کا اظہار اس وقت ہوتا جب اس کا تذکرہ آجاتا غایت تاسف سے فرماتے کہ کاش
کبھی اصل نسخہ کا سراغ مل جاتا تو باوجود قلت بضاعت و کمی سرمایہ کے ہر قیمت پر اس کو خریدتا۔ فلما
سمع المکرم المخدوم ابو الطیب ذلک الکلام من شیخنا التقی اللّٰہ فی قلبہ حب خدمۃ
الفن لابی داؤد، فقام الی خدمتہ قیام الانقیاد و بذل نفسہ بغایۃ البذل
وجہد اجتہادا بلیغا لاتمام ھذا المرام،

خوش قسمتی سے مولانا اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے، میاں صاحب کے حیات ہی میں تین
جلدیں طبع ہو کر ان کی نظروں سے گذریں، مولانا لطف حسین صاحب فرماتے ہیں۔
کہ میاں صاحب دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور جب سنن کا مطالعہ کرتے تو اس کے طابع و شارح
و مصحح کے لئے دعاء خیر کرتے اور فرماتے کہ زال عنی الغموم التی حصلت لی باضاعۃ النسخۃ الغریبۃ

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل تصانیف بھی مولانا ہی کے رشحات قلم کے زریں شاہکار ہیں۔

(۴) القول المحقق یہ مختصر سا رسالہ ایک سوال کے جواب میں ہے سوال یہ ہے کہ
جانوران ماکول اللحم را خصی کردن جہت تطییب لحم جائز است یا نہ؟
مولانا نے اس کا محققانہ و مجتہدانہ جواب دیا ہے۔ مآل یہ ہے کہ
پس حاصل کلام در بارہ خصی بہائم این است کہ غیر ماکول اللحم را اصلاً جائز نیست و ماکول اللحم
را خصی نہ کردن اولیٰ و عزیمت و خصی کردنش جائز و رخصت است

(۵) عقود الجمان فی جواز تعلیم الکتابۃ للنسوان آج سے نصف صدی پہلے علماء کا اس مسئلہ میں
اختلاف رہا ہے مولانا جواز کے قائل تھے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، مشہور محدث علامہ طیبی رح بھی عدم جواز
کے قائل تھے۔ مولانا نے ان کا کافی جواب دیا ہے اور ان کے دلائل کو مجروح کیا ہے۔

(۶) غنیۃ الالمعی محدثین کرام کی اصطلاح "ھذا الحدیث لا یصح" و "ھذا الحدیث لا یثبت"
میں فرق ہے یا نہیں؟ یہ اسی کا جواب ہے۔

(۷) التحقیقات العلی باثبات فرضیۃ الجمعۃ فی القری موضوع نام سے ظاہر ہے، کسی زمانہ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حنفی و اہل حدیث کے مابین یہ مسئلہ معرکۃ الآراء رہا ہے۔ علامہ شوق نیموی نے حضرت شیخ الہند نے بھی اس موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے اور تبحر علمی کا پورا پورا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔

(۸) تعلیق اسعاف المبطا برجال الموطا موطا کے رجال پر حافظ سیوطی نے کچھ کام کیا ہے جس کا نام اسعاف المبطا برجال الموطا ہے اور جو مطبوع ہے مولانا ڈیانوی کا اسی پر حاشیہ و تعلیق ہے۔

نیز الاجازۃ فی الاجازۃ، اعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر، ہدیۃ اللوذعی بنکات سنن الترمذی کتاب الاجازۃ، النجم الوہاج فی شرح مقدمۃ الصحیح لمسلم بن الحجاج، نہایۃ الرسوخ فی معجم الشیوخ، المکتوب اللطیف الی المحدث الشریف، یہ سب کتابیں بھی آپ ہی کے جودت طبع، وسعت نظر اور جولانی قلم کے ثمرات ہیں۔ مصافحہ پر بھی ایک رسالہ ہے جس میں علمائے احناف کے خلاف مصافحہ بالید یعنی صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کو ثابت کیا ہے۔

کتب خانہ | مولانا کتابوں کی فراہمی اور اس کے حصول میں زر کثیر اور رقم خطیر صرف کیا کرتے تھے ملکہ ان کے مال و دولت کا مصرف ہی یہ تھا۔ مطبوعہ کتابوں کا تو ذکر ہی کیا اس کا تو انبار تھا، اور ہر فن کی بے شمار کتابیں تھیں لغت، ادب، معانی، تصوف، طب وغیرہ تو بہرحال اسلامی علوم و فنون تھے میں نے دیکھا ہے کہ تہا تجارت اور اسی قبیل کی دوسری کتابیں بھی بکثرت ان کے کتب خانہ کی زینت بنی ہوئی تھیں قلمی کتابوں اور نسخہ خطیہ کی بھی کمی نہیں تھی اور نہایت نایاب و نادر کتابوں کا ذخیرہ تھا، بعض کتابیں تو ایسی ہیں کہ اب تک دنیا سے ناپید ہی ہیں اور اپنی قدر و قیمت بہت زیادہ رکھتی ہیں۔

حصول کتب کے ذرائع | دو تین ذرائع ایسے تھے جن سے مولانا کے یہاں کتابیں پہنچتی رہتی تھیں آپ کا ابر کرم چونکہ ہر شخص کو سیراب کیا کرتا تھا اس لئے عرب سائل، نیز طلبہ جو تعلیم و استفادہ کی غرض سے اقصائے یمن و نجد و مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً) کے ہوتے۔ بکثرت زیارت کرتے اور اپنے اپنے دامن مقصود کو مالا مال کر جاتے، انھی واردین میں کوئی صاحب اپنے ساتھ قلمی کتاب بھی لے کر آتے اور منہ مانگی قیمت پاتے، مولانا ان کتابوں کو دیکھ کر کلی کی طرح کھل جاتے، دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ ایک عرب مسند ابو عوانہ لائے مولانا مطالعہ میں مشغول تھے فرط انبساط سے بے خود ہو کر اچھل پڑے اور پوچھا کیا قیمت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے ؟ عرب نے جو قیمت بتائی اس سے زائد ہی دی۔

دوسرے مولانا زین العابدین آروی تھے جن کا قیام حیدرآباد میں تھا یہ بھی کتابیں فراہم کیا کرتے تھے یہ وہی صاحب ہیں کہ جب مولانا محمد محی الدین جعفری زینبی نے کتاب المؤتلف والمختلف ومشتبہ النسبۃ للحافظ عبد الغنی بن سعید الازدی الاموی م ۴۰۹ھ کے شائع کرنے کا خیال کیا تو ان کے پاس صحیح نسخہ نہیں تھا جس سے تصحیح کرتے تو مولانا آروی ہی نے صحیح نسخہ بہم پہنچایا اگرچہ بعد میں ان کو اور نسخے بھی دستیاب ہو گئے۔ تیسرے محب اللہ بن حبیب اللہ العظیم آبادی تھے یہ حضرت بھی مولانا کے لئے کتابیں فراہم کرتے رہتے تھے۔

اب میں مختصراً بعض نادر اور اہم کتابوں کا ذکر کرتا ہوں۔

مسند ابو عوانہ مکمل نہیں بلکہ ناقص ہے۔ آخری باب، باب الجہر بالقرآۃ فی صلاۃ الکسوف ہے اوراق ۲۵۹ اور خط قدیم ہے سنہ ۶۰۰ھ میں کتابت ہوئی زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ یہ نسخہ کسی طرح مولانا ڈیانوی کے کتب خانہ سے "غائب" ہو گیا پھر تلا بازیاں کھاتا ہوا مشرقی کتب خانہ غازی پور پہنچا اور اب تحت رقم ۱۰۷ کتب خانہ کی زینت بنا ہوا ہے اس کا ایک نسخہ اور ہے مگر وہ جدید الخط ہے اس کے کاتب محمد محب اللہ بن حبیب اللہ العظیم آبادی ہیں اس کی کتابت شوال ۱۳۲۹ھ میں ہوئی ہے اب دائرۃ المعارف حیدرآباد نے اسے شائع کر دیا ہے۔

معالم السنن للخطابی مکمل بخط عرب جدید ہے۔ یہ بھی اب شائع ہو گئی ہے، مصر کے مشہور محدث اور عامل بالحدیث سید رشید رضا مرحوم ایڈیٹر المنار کو ضرورت ہوئی تو ہندوستان میں علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کے ذریعہ تلاش کرائی مگر ان کو بھی کوئی نسخہ بہم نہیں پہنچ سکا[۱]۔ البتہ اس کی پہلی جلد جونپور کے مشہور عالم خاندان مولانا ابوبکر محمد شیث صاحب م ۱۹۰۰ھ کے کتب خانہ میں دستیاب ہوئی تھی، جونپور کا نسخہ نہایت عمدہ بخط عرب ہے اور مکہ سے ان کے یہاں پہنچا تھا۔ اس جلد کو دیکھ کر علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کو امام خطابی کی تصنیفات کی حرص اور زیادہ بڑھ گئی تھی[۲]۔ مگر اب یہ گوہر

---

[۱] لیکن ڈیانواں میں مکمل نسخہ موجود تھا ۱۲ [۲] معارف نومبر ۱۹۴۱ء ص ۳۲۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شب چراغ، نایاب نہیں، مولانا ڈبانوی نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے کہ قد من اللہ تعالیٰ علی باشتراء ھذا الکتاب"

التقاسیم والانواع المعروف بصحیح ابن حبان ناقص (صرف چند اجزاء)

ثقات ابن حبان ناقص، نصف ثانی کے کچھ اجزاء اور جلد ثالث کے تابعین واتباع التابعین کے کچھ اجزاء وربع الرابع کے کچھ اجزاء۔ خط جدید

فوائد الشرعیہ فقہ حنفی پر ترکی زبان میں ہے یہ کتاب شاہزادہ محمد دار سخت ولی عہد بہادر شاہ سلطان دہلی کے کتب خانہ کی ہے، اس پر شاہزادہ کی ایک مہر بھی ہے ۳۰۱ اوراق ہیں ہر صفحہ میں ۱۶ سطریں ہیں حروف جلی اور کل ۸۰ ابواب ہیں جس میں سے بعض اسم ابواب یہ ہیں، طہارۃ، صلوۃ، زکوۃ، حج، صوم، شمائل، معجزات، ازواج مطہرات، وفات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وغیرہا مؤلفہ اخون قاسم ولایتی۔

کشف الاستار من زوائد مسند البزار للہیثمیؒ علامہ نور الدین ابو الحسن الہیثمی م ۸۰۷ حافظ عراقی کے خاص تلامذہ میں سے ہیں اور فن حدیث میں ان کو جو کچھ کمال حاصل ہے وہ عراقیؒ ہی کا فیض ہے انہی کے اشارہ سے علامہ ہیثمی نے مسند احمد کے ان احادیث کو جو زائد علی الکتب الستہ ہیں جمع کیا جب فارغ ہوئے تو شیخ کے سامنے پیش کیا اور بہت محظوظ ہوئے جس سے حوصلہ بڑھا" نسخہ حبیب الیہ ھذا التخریج فخرج البحر الزخار فی زوائد البزار" سنن کی ترتیب پر ہے نسخہ بہت قدیم الخط ہے بلکہ علامہ ہیثمیؒ کے قلم سے ہے جس سے اس کی اہمیت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ ناقص ہے یہ نسخہ عبد العزیز زبیل مکۃ المشرفہ کے پاس بھی رہ چکا ہے وہاں سے منتقل ہوتا ہوا ڈبانواں پہنچا کل ۲۰۵ اوراق اور مندرجہ ذیل ابواب ہیں، باب ما لا زکوۃ فیہ صدقۃ الفطر۔ کتاب الصیام۔ کتاب الحج۔ فضل المدینۃ ومکہ۔ کتاب الاضاحی والصید۔ کتاب البیوع الایمان والنذور، الاحکام، اللقطۃ، الغصب، الوصایا، الفرائض، العتق، النکاح، الطلاق اللعان، النہایات۔ الدیات الحدود۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام بزار رواۃ پر جرح بھی کرتے ہیں، مگر یہ جرح بہت مختصر ہے، معلوم نہیں کہ علامہ ہیثمی ایجاز سے کام لیتے ہیں یا امام بزار کی جودتِ طبع کا نتیجہ ہے؟ جب تک اصل سامنے نہ ہو کچھ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، بہرحال علم حدیث کے مشہور راوی اور صاحب سیر و مغازی کے امام واقدی کے متعلق صرف اتنا کہتے ہیں کہ تکلم فیہ اہل العلم، الربیع بن مسلم کے متعلق کہتے ہیں کہ ثقہ مامونٌ۔ محمد بن الحسن ابن زبالہ کے متعلق یہ کہہ کر گذر جاتے ہیں کہ لین الحدیث" محمد بن ذکوان لین الحدیث، الحسن ابن عمارۃ لایحتج بحدیثہ اذا تفرد۔ ایک موقع پر کہتے ہیں کہ تفرد بہ سوار بن مصعب وہو لین الحدیث۔

علامہ ابن فہد نے اس کا نام البحر الزخار فی زوائد البزار بتایا ہے۔

کشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث مؤلفہ برہان الدین ابوالوفا، سبط ابن العجمی م ۸۴۱ء، نہایت لطیف کتاب ہے اس کی افادیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ جب علامہ ابوالحسن علی بن محمد بن عراق "تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ" لکھنے بیٹھے تو کشف الحثیث کو تھوڑے تصرف سے اپنی کتاب کا مقدمہ بنایا، جدید الخط ہے مگر خود مؤلف کے نسخہ مکتوبہ سنہ ۸۱۲ھ سے منقول ہے۔

کتاب الشفا للقاضی عیاض ؒ غایت خوشخط اور پوری کتاب مطلا، اول و آخر کے کچھ اوراق غائب اس لئے سنہ کتابت معلوم نہ ہو سکا میں جب تلاش کیا میں کے اجزاء کو منتشر ہی پایا فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

اطراف عبد الغنی بن جماعۃ النابلسی الدمشقی الحنفی مصنف نے اس کا نام ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الاحادیث، رکھا ہے مگر اب اطراف ہی کے نام سے مشہور ہے یہ کتب سبعۃ (صحاح ستہ اور مؤطا امام مالک بروایۃ یحیی بن یحیی اللیثی) کی فہرست وانڈکس ہے، اس موضوع پر دیگر ائمہ فن کی بھی کتابیں ہیں اور اب تو ایک مستشرق نے ۱۴ برسوں کی مسلسل محنت سے ۱۴ کتب احادیث کی فہرست طیار کی ہے، اگر یہ مستشرق فن حدیث سے باخبر ہوتا تو کم مدت میں اور اس سے زیادہ جامع فہرست تیار ہوتی مگر دونوں کی نوعیت میں فرق ہے، اطراف عبد الغنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے کچھ اجزاء کتبۂ علم و حکمت بہار شریف میں بھی موجود ہیں اور دل چاہتا ہے کہ اس کے مقدمہ سے اس فن کی ترتیب و تدوین پر کچھ حالات پیش کروں مگر ناظرین کے ملالِ خاطر کے اندیشہ سے قلم خشک کر رہ جاتا ہے۔

معرفۃ السنن والآثار للبیہقی فقہ کی دائرۃ المعارف اور بہت اہم کتاب ہے تاج الدین سبکی کا قول ہے کہ ہر شافعی فقیہ کے پاس اس کا رہنا ضروری ہے۔ چہار ضخیم جلدوں میں ہے مگر مولانا کے کتب خانہ میں صرف پہلی جلد ہے جسے ۱۳۰۰ھ میں خرید کیا تھا اس کا ایک نسخہ علامہ شوق نیمویؒ کے کتب خانہ میں بھی تھا یہ اس کا نسخہ زیادہ قدیم اور دوسری جلد کتاب الزکوٰۃ تھا مگر افسوس کہ

ابوالخیر کنیت، ظہیر احسن نام اور شوق تخلص کیا کرتے تھے، نیمی، پٹنہ ضلع میں ڈیانواں کے متصل ایک گاؤں ہے کی طرف مولانا منسوب تھے آپ کی ایک رباعی ہے ؎ شوق است تخلصم ظہیر احسن نام۔ در قریۂ دلنواز نیمی است مقام + شد از پئے کنیتم ابوالخیر الہام۔ تاریخ تولدم ظہیر الاسلام (۱۲۷۸) مولانا عبدالحیٔ لکھنویؒ کے شاگرد تھے کی تصانیف میں سب سے بلند پایہ تصنیف آثار السنن ہے جو آپ کی حدیث دانی کا مظہر ہے اور حق یہ کہ اس کتاب نے حنفی مکتب خیال کی دنیا ہی بدل دی اور بہت سے کمزور دلوں سے احساسِ کہتری جاتا حضرت شاہ صاحبؒ اس کو بہت عزیز رکھتے تھے اور اب تو ہر عالم حنفی اس ڈھب پر کچھ نہ کچھ لکھنا ضروری سمجھتا ہے ساتھ ہی اردو ادب کے مستند ادیب تھے، لکھنؤ میں جب تھے تو وقت کے اساتذہ سے نوک جھونک مناظرہ کا بازار گرم رہتا اور جیسا کہ سنا ہے۔ الحمد للہ سبھوں کو جیت کیا اس سلسلہ میں آپ کا ایک دیوان مثنوی سوز و گداز یادگار ہے۔ کاش مثنوی میں مترنم بحر اختیار فرماتے تو یقیناً شہرۂ آفاق کتاب زہر عشق میں سم قاتل ہوتا، مولانا کا ذوق بھی قابل داد ہے کہ آثار السنن کے ذریعہ مذہبی دنیا میں ہلچل ڈال دی اکابر علماء سے خراجِ تحسین وصول کیا تو ادبی دنیا میں مثنوی پیش کر کے ساری خلقت کو حیرت میں ڈال دیا ذکی، فطین اور طباع تھے ابو عبداللہ محمد بن یوسف السورتی فرماتے تھے کہ مولانا عبدالحیٔ سے ذکاوت وسعتِ معلومات میں بڑھ چڑھ کر ہیں موجودہ علماء کے احناف کا عام خیال ہے کہ وہ مولانا (عبدالحیٔ کا کفارہ ہیں) طبابت کے باعث زیادہ قیام رہا اور وہیں ۱۷ رمضان المبارک یوم جمعہ بوقت خطبہ ۱۳۲۲ھ انتقال فرمایا اپنے وطن مالوف نیمی میں مدفون ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت شاہ انور صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں جب مکہ میں تھا تو حرم پاک میں دیکھا کہ قرآن خوانی ہو رہی ہے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ شوق نیموی کوچ کر گئے آپ کے مولانا عبدالرشید نیموی سے راقم الحروف کے تعلقات تھے مگر فتنہ کے بعد ملاقات نہ ہو سکی۔ سنا ہے کہ ان کے دماغ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمی کا پورا کتاب خانہ ۱۲۶۳ھ کے فتنہ میں نذرِ آتش ہوگیا۔ مکتبہ علم و حکمت نے جو معرفۃ السنن والآثار کا نسخہ شائع کیا ہے اس کے پیشِ نظر ڈبا نواں کا نسخہ تھا۔

تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف حافظ ذہبی کے شیخ علامہ مزی کی تصنیف ہے، ۴ جلدوں میں ہے حافظ ذہبی نے اس کے کل اجزاء ۸۰ سے کچھ اوپر بتلائے ہیں موضوع کتاب وہی ہے جو ابن جماعہ نابلسی کی کتاب کا ہے۔ ڈبانواں میں تیسری اور چوتھی مکمل غیر ناقص اور پہلی اول سے ناقص اور آخر سے تمام اور دوسری جلد آخر سے ناقص ہے، حافظ ذہبی نے اس کی تلخیص بھی کی ہے اس کے اور نسخے بھی ہندوستان کے دیگر کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔

کتاب التذکرہ فی علم الحدیث للعلامہ سراج الدین عمر بن الملقن م ۸۰۴، مختصر سا اصول حدیث میں رسالہ ہے، کل دو گھنٹے اس کی تالیف میں صرف ہوتے اور صبح کے وقت یوم جمعہ ۲۷ رجمادی الاولیٰ ۷۶۳ھ میں فراغت ہوئی علامہ سیوطیؒ م ۹۱۱ نے ایک اور رسالہ (المقنع) کا پتہ دیا ہے کاتب چلپی کے قول کے مطابق "تذکرہ" اس کا مختصر ہے، اور بعض اہل علم کے نزدیک تذکرہ کا نام کافی بھی ہے

واللہ اعلم بالصواب۔

لوامع النجوم للمتضمن من شمس العلوم ابن سعید حمیری کی سب سے عجیب و غریب تصنیف شمس العلوم ہے جو گو ایک لغت کی کتاب ہے لیکن الفاظ متعلق حمیر و یمن کے ضمن میں بہت سے حمیری الفاظ اور ناموں کی تصحیح کی ہے اور ان کے معنی لکھے ہیں جن سے مستشرقین یورپ کو حمیر و سبا کی تاریخ کی ترتیب اور کتبات کے پڑھنے میں بہت مدد ملی ہے، شمس العلوم کا ایک عمدہ نسخہ اسکوریال لائبریری میں بھی موجود ہے (ارض القرآن ج ۱ ص ۱۴) یہ اسی کی شرح ہے سنہ کتابت ۹۶۱ سنہ ھ ہے۔

مقدمہ فتح الباری کاتب عیسیٰ بن عبداللہ خانہ کعبہ کے زیر سایہ ۱۰۹۲ھ میں کتابت ہوئی، ٹائٹل مطلا اور حاشیہ کرم خوردہ ہے اس پر کئی مہریں ثبت ہیں ایک میں یا محمود" ۱۲۰۹ کندہ ہے دوسرے میں بہادر شیخ ۱۱۹۴ ہے، تیسرے میں اللّٰھم اجعلنی حامد المحمود" ہے ایک اور مہر ہے جس میں احمد بن ابراہیم ۱۲۳۱ھ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہایہ ابن اثیر غریب الحدیث میں مشہور کتاب ہے سنہ کتابت سنہ ۹۳۴ھ ہے

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف خط نہایت اعلیٰ و پاکیزہ مکتوبہ سنہ ۱۱۱۵ھ ہے

مسلم شریف اس پر علامہ شوکانی یمنی ۱۲۵۰ھ کی تحریر ہے، آپ نے اپنے کسی شاگرد کو سنہ ۱۲۴۱ھ میں اجازت دی ہے۔

سنن ابی داؤد (صرف کتاب الایمان والنذور) ابو داؤد کے نسخے کتاب الایمان والنذور کے تراجم واحادیث کے تقدیم وتاخیر میں بہت مختلف ہیں، یہ انہی میں کا ایک ہے۔ خط جید، نفیس، اور مطلا ہے

الحرز الثمین شرح حصن الحصین لعلی القاری خط جید مکتوبہ سنہ ۱۰۱۴

تیسیر الوصول الی جامع الاصول فی حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، خط عمدہ واعلیٰ ہے، دو واسطہ سے اس نسخہ کا مقابلہ اس اصل سے ہوا ہے جس میں مؤلف کے لڑکے نے پڑھا تھا

کتاب تحقیق منیف الرتبہ لمن ثبت لہ شریف الصحبۃ للحافظ صلاح الدین العلائی م سنہ ۷۶۱ھ جدید الخط ہے سنہ تالیف سنہ ۷۵۲ ہے۔

شرح وقایہ المسمی بشرح ابی المکارم مکتوبہ سنہ ۱۰۱۱ در عہد جہانگیر

خلاصۃ السلوک فی بنی الرفعۃ والسموک لاصوفی الحاجی ابن سعید القیسی مکتوبہ سنہ ۱۱۱۵ھ در عہد جلوس عالمگیر غازی۔

مختصر المعانی بہت خوشخط سنہ ۱۲۳۶ھ میں پڑھا گیا ہے۔

نسائی شریف خط قدیم عتیق فتح الباری مکمل خط قدیم وعتیق، الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ خط قدیم وعتیق بخاری شریف خط نفیس اور پوری کتاب گویا مطلا ہے۔ ابوداؤد یہ بھی بخاری شریف ہی کی طرح ہے، ترمذی شریف خط جیّد مکتوبہ سنہ ۱۲۵۹ھ موطا امام مالک بخط جیّد مکتوبہ ۱۲۹۱

تفسیر بحر مواج قاضی شہاب الدین دولت آبادی ملقب بملک العلماء۔ فارسی از پارہ ۶ تا ختم

۶- تہذیب سنن ابی داؤد لابن القیم مدینہ منورہ میں سنہ ۱۲۱۴ء میں کتابت ہوئی۔ مولانا نے غایۃ المقصود کے حاشیہ پر اس کو شائع بھی کیا ہے۔

© rasailojaraid.com

عینی شرح بخاری ج ۳ غایت باریک اور بہت خوشخط۔ تفسیر مجمع البیان للشیخ فقیہ الشیعہ ابی جعفر محمد بن الحسن الشیعی الطوسی م ۱۵۰۶ھ از سورۃ فصلت تا ختم قرآن مجید، حروف اعلیٰ و پاکیزہ تفسیر بیضاوی مکتوبہ ۱۰۸۲ھ، فتویٰ سراجیہ بخط قدیم و عتیق ۱۰۸۸ھ، کتاب الاشباہ والنظائر النحویہ مکتوبہ ۱۰۸۹ھ مفتاح المعانی شرح مثنوی سید عبدالفتاح الحسینی العسکری مکتوبہ ۱۲۴۶ھ مگر جلد اوّل کے شروع کے چار پانچ اوراق غائب، اب آخر میں چند کتابوں کے نام کو بیان کر کے اس داستان سرائی کو ختم کرتا ہوں جس سے اندازہ ہوگا کہ مولانا کے کتب خانہ میں کتنا تنوع تھا۔

کتاب الاکلیل فی استنباط آیات التنزیل۔ الاتقان جامع صغیر۔ اشعۃ اللمعات، کتاب العمدۃ المعجم الصغیر للطبرانی بروایۃ ابی بکر محمد بن عبداللہ۔ نزہۃ الحفاظ لابی موسی الحافظ، استدراک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا علی الصحابہ جامع ابو منصور عبدالمحسن بن محمد بن علی البغدادی، حصر الشارد من اسانید محمد عابد السندی الانصاری۔ فتح القدیر شرح جامع صغیر للمناوی۔ لمعات التنقیح فی شرح مشکلات المصابیح۔ ناقص الطرفین، شرح عمدۃ الاحکام لابن دقیق العید خط قدیم۔ ذکر اسماء من تکلم فیہ وہو موثق للذہبی۔ جامع الاصول من احادیث الرسول لابن الاثیر، کتاب القرآۃ خلف الامام بیہقی، شرح شمائل ترمذی للشیخ محمد الحنفی ۹۲۶ء میں تالیف سے فراغت ہوئی، محلی شرح موطا لمولانا سلام اللہ بن شیخ الاسلام بن فخر الدین۔ موطا امام مالک خوشخط مکتوبہ ۱۲۳۲ھ۔ اجزاء کتاب التمہید لابن عبدالبر اجزاء مصنف ابن ابی شیبہ۔ اجزاء تذکرۃ الحفاظ للذہبی۔ تحفۃ الجلساء برؤیۃ النساء سیوطی، شرح الفیہ منہاج الاعتدال فی نقض کلام اہل الرفض والاعتزال ابن تیمیہ۔ کتاب تنبیہ المغترین للشعرانی، خوشخط التصریف لمن عجز التالیف زہراوی۔ کتاب الاختلاف شافعی بروایہ ربیع بن سلیمان بحر الرائق بخط حسن فصول الاحکام لاصول الاحکام المشہور بفصول العمادی فی فروع الحنفیہ صرف معاملات مؤلفہ شیخ جمال الدین بن عماد الدین الحنفی، کاتب چلپی کا بیان ہے کہ ۱۵۶۶ھ میں تالیف سے فارغ ہوئے خزانۃ الروایات فقہ، من لا یحضرہ الفقیہ تالیف ابو جعفر محمد بن علی القمی، تہذیب الاحکام فقہ خط جید جوہرہ نیرہ ارکان اربعہ مولانا عبدالعلی، جواہر الفتاوی تالیف شیخ امام رکن الدین ابو بکر۔ شرح مواقف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شرح مسلم الثبوت مولانا عبدالعلی توضیح، حاشیہ دائرالاصول شرح مسلم الثبوت ملا مبین ملا جلال، حاشیہ میر زاہد شرح مواقف نفیسی۔ شرح محبسطی، شرح مطالع۔ کتاب الارشاد دنحو، مصباح دکافیہ علم نحو۔ ہشت بہشت امیر خسرو، فرامین شیخ ابوالفضل ہر سہ دفتر۔

ان کے علاوہ کتب خانہ میں اور بھی بہت سی گراں قیمتیں کتابیں تھیں، پر مولانا کے بعد ضائع ہوگئیں، پھر بھی جو بچ گئی تھیں وہ کم اہم نہ تھیں مگر اس کو کیا کیا جائے کہ فلک کج رفتار اسے بھی نہ دیکھ سکا۔ اور ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ کے بعد بچی کھچی کتابیں مشرقی کتب خانہ بانکی پور میں داخل کردی گئیں۔

اور اب غالباً مولانا کے مکان میں مسلم پناہ گزین مقیم ہیں۔ فیا اسفا! و واحسرتا۔

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

تفسیرِ مظہری

تمام عربی مدرسوں، کتب خانوں اور عربی جاننے والے اصحاب کے لئے بے مثیل تحفہ

ارباب علم کو معلوم ہے کہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کی یہ عظیم المرتبہ تفسیر مختلف خصوصیتوں کے اعتبار سے اپنی نظیر نہیں رکھتی لیکن اب تک اس کی حیثیت ایک گوہر نایاب کی تھی اور ملک میں اس کا ایک قلمی نسخہ بھی دستیاب ہونا دشوار تھا۔

الحمدللہ کہ سالہا سال کی زبردست کوششوں کے بعد ہم آج اس قابل ہیں کہ اس عظیم الشان تفسیر کے شائع ہوجانے کا اعلان کرسکیں اب تک اس کی حسب ذیل جلدیں طبع ہوچکی ہیں جو کاغذ و دیگر سامان طباعت و کتابت کی گرانی کی وجہ سے بہت محدود مقدار میں چھپی ہیں۔

ہدیہ غیر مجلد جلد اول تقطیع ۲۲×۲۹ سات روپے، جلد ثانی سات روپے جلد ثالث آٹھ روپے جلد رابع پانچ روپے جلد خامس سات روپے جلد سادس آٹھ روپئے جلد ثامن آٹھ روپے

مکتبہ برھان اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

© rasailojaraid.com